دکھا دیں تو ہم ان کے موقف کی حمایت پر سنجیدگی سے غور کرنے کے لیے تیار ہوں گے۔

امریکہ کو شکایت ہے کہ روس کے خلاف جنگ میں اس نے افغان مجاہدین کی حمایت کی تھی اور ساتھ دیا تھا اس لیے اب افغان مجاہدین کو آنکھیں بند کر کے اس کے پیچھے چلنا چاہیے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ امریکہ نے ساتھ دیا تھا لیکن امریکہ نے اپنی حمایت کا پھل وصول کر لیا ہے اور سوویت یونین کی شکست وریخت کی صورت میں نتائج حاصل کر لیے ہیں۔ وہ خود سارے نتائج حاصل کر کے افغان عوام کو ان کے حصے کے نتائج سے بہرہ ور ہونے کا حق نہیں دے رہا اور انہیں اپنی جدوجہد کے جائز اور منطقی ثمرات سے محروم کرنے کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے جسے کم از کم الفاظ میں کمینگی سے ہی تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

ہم مسٹر کلنٹن اور کوفی عنان سے عرض کرنا چاہتے ہیں کہ افغان عوام اور طالبان میں کوئی فرق نہیں آیا۔ وہ جب روسی استعمار کے خلاف نبرد آزما تھے، اس وقت بھی ان کا واحد ہدف اپنی خود مختاری اور دینی تشخص کا تحفظ تھا اور آج جب انہیں امریکی سازشوں کا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے، تب بھی ان کی جنگ اپنے دینی تشخص اور خود مختاری کے تحفظ کے لیے ہے۔ ان میں کوئی تبدیلی نہیں آئی، وہ بدستور جوں کے توں ہیں۔ تبدیلی اگر آئی ہے تو اس کا مشاہدہ کرنے کے لیے کلنٹن اور کوفی عنان کو آئینے کے سامنے کھڑا ہونا چاہیے۔ کوئی بات ان سے اوجھل نہیں رہے گی۔ اس لیے آج اگر عالم اسلام کی رائے عامہ بالخصوص جنوبی ایشیا کے مسلمان اور پاکستان کے دینی وسیاسی حلقے افغانستان کے بارے میں امریکہ اور اقوام متحدہ کے گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہوئے موقف کو قبول نہیں کر رہے اور منافقت کو دیکھ کر انہوں نے منہ دوسری طرف پھیر لیا ہے تو اس میں طالبان کا کیا قصور ہے؟ یہ تو مکافات عمل ہے اور منافقت کا منطقی انجام ہے جس سے امریکہ اور اقوام متحدہ کو اب بہرحال گزرنا ہی ہے۔

موت العالم موت العالم

گزشتہ دنوں مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المحسن شاہ بخاریؒ کا انتقال ہو گیا جو ایک حق گو خطیب اور بے باک عالم دین تھے۔ اسی طرح ہزارہ ڈویژن کے بزرگ عالم دین اور ممتاز قاری حضرت مولانا قاری فضل ربیؒ آف مانسہرہ بھی دار فانی سے رحلت کر گئے ہیں جنہوں نے اس علاقہ میں حفظ قرآن کریم اور تجوید وقراءۃ کو فروغ دینے میں نمایاں خدمات سرانجام دیں اور جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم پر دینی تحریکات میں بھی شریک رہے۔ ان کے علاوہ اہل حدیث مکتب فکر کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا حافظ عبد القادر روپڑیؒ طویل علالت کے بعد خالق حقیقی سے جا ملے ہیں۔ وہ ملک کے بزرگ علماء کرام میں شمار ہوتے تھے اور دینی تحریکات میں پیش پیش رہتے تھے جبکہ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے استاذ حدیث حضرت مولانا مفتی ولی درویش بھی انتقال کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہم سب ان بزرگوں کی دینی خدمات پر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کے پس ماندگان اور عقیدت مندوں کے ساتھ ان کے غم میں شریک ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ رب العزت مرحومین کو جوار رحمت میں جگہ دیں اور متوسلین کو صبر وحوصلہ کی توفیق سے نوازیں۔ آمین یا رب العالمین۔ (ادارہ)

چیچن مجاہدوں کی عظمت کو سلام

انتہائی بے سروسامانی کی حالت میں اپنے لہو سے داستان حریت تاریخ کے سپرد کرنے والے چیچن مجاہدو! اپنے بیوی بچوں، والدین اور گھربار کی قربانی دے کر آزادی وحریت کی مانگ بھرنے والے مجاہدو! تم سے ہزاروں میل دور بیٹھا تمہارا ایک بھائی تمہاری عظمت کو سلام پیش کرتا ہے اور ملت مسلمہ کے سرخیلوں کی بے حسی وبے غیرتی پر آنسو بہاتا ہے۔ کاش ملت مسلمہ ان بے غیرتوں سے نجات حاصل کر سکتی۔

چیچن مجاہدو! ایک مسلمہ دنیوی قوت کے مقابل بے سروسامانی کی حالت میں تم جو تاریخ دہرا رہے ہو، امام شاملؒ کی قیادت میں یہی کچھ تمہارے اجداد نے کیا تھا۔ روسی ریچھ کی برتری نہ ان سے جذبہ آزادی چھین سکی تھی نہ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ تم سے چھینا جا سکے گا۔ بلاشبہ تم خالدؓ وطارقؒ وایوبیؒ کے قافلہ حریت کے مجاہد ہو۔

مجاہدو! جو صرف اپنے رب کی رحمت کے سہارے ظلم سے نبرد آزما ہوتے ہیں۔ وہ کسی فہد، کسی قابوس، کسی صباح، کسی خلیفہ اور مبارک وحافظ کی آشیرباد کے محتاج نہیں ہوتے۔ ان کا اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ جو شہید ہوں تو کامیاب، وہ دشمن پر غالب آئیں تو سینہ دھرتی کا مان کہ رب کی دھرتی پر رب کا نظام۔

چیچن جانبازو! میں تمہارا گمنام بھائی مجبور ہوں کہ میرے بس میں تمہارے لیے کلمہ خیر سے زیادہ کچھ نہیں اور اس موقع پر بے ساختہ وہی کچھ کہوں گا جو ایک مجبور مرد حق مولانا محمد علی جوہر نے جیل میں اپنی علیل بیٹی کے لیے کہا تھا "میں ہوں مجبور پر اللہ تو مجبور نہیں" میرا اور تمہارا رب یقیناً اس بہو کی لاج رکھے گا۔

مجاہدو! میرا اور آپ کا رب زندہ جاوید ہے۔ وہ ہر لحہ ہمارے ساتھ ہے، وہ دیکھ رہا ہے، وہ سن رہا ہے، وہ ظالم کے ظلم کی انتہا اور صابر کے صبر کی انتہا کے ساتھ ساتھ اب بے غیرتوں کی بےغیرتی کی انتہا بھی دیکھ رہا ہے کہ اس نے ہر ایک سے حساب چکانا ہے۔ انصاف کرنا ہے جو ہر کسی کو نظر آئے۔

(از جناب عبد الرشید ارشد۔ جوہر آباد)